سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

ریاست ایم۔ پی۔ اور اور دیگران

بنام

آر این مشرا اور دیگر

17 ستمبر 1997

[کے۔ وینکٹاسوامی اور وی۔ این۔ کھرے، جسٹسز]

ملازمت قانون:

بدسلوکی - فاریسٹ رینج افسر نے بدسلوکی کا ارتکاب کی - ابتدائی تحقیقات شروع کی گئیں - زیر التوا انکوائری افسر کو ترقی دی گئی - انکوائری مکمل ہونے پر دو تنخواہوں میں اضافہ روکنے کی سزا - ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ترقی پر بدسلوکی کو معاف کر دیا گیا - قرار دیا گیا، ترقی بدسلوکی کی معافی کے مترادف نہیں ہوسکتی - عائد کی گئی سزا جائز اور قانونی تھی۔

مدعاعلیہ فاریسٹ رینج آفیسر نے بدسلوکی کے کچھ کاموں کا ارتکاب کیا اور اس کے خلاف ابتدائی جانچ شروع کر دی گئی۔ ابتدائی تحقیقات جاری تھیں اور انہیں اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ بعد میں ان کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی۔ مناسب جانچ کے بعد درخواست گزار - ریاستی حکومت نے مدعاعلیہ کے دو تنخواہوں میں اضافہ روک کر جرمانہ عائد کیا۔ مدعاعلیہ کی جانب سے ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے دائر کی گئی اصل درخواست کو اس بنیاد پر منظور کیا گیا تھا کہ مدعاعلیہ کو ترقی دے کر اس کے خلاف بدسلوکی کے الزامات کو معاف کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا حکومت کی جانب سے موجودہ اپیل۔

درخواست گزار کا یہ دعویٰ تھا کہ مدعا علیہ کو اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی دے کر اس کے خلاف بدسلوکی کے الزامات کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ 1.1 : مدعا علیہ کو اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی دینے کا مطلب اس کے خلاف مبینہ بدسلوکی کی معافی نہیں ہوگی جو ابتدائی تحقیقات کا موضوع تھا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے مدعا علیہ پر عائد کی گئی سزا جائز اور قانونی تھی۔

[150-ب]

بی۔سی۔ چترویدی بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر، [1995] 6 ایس سی سی 749، پر انحصار کرتے تھے۔

لال اودھراج سنگھ بمقابلہ ریاست ایم پی، اے آئی آر (1967) ایم پی 284، قابل اطلاق ہے۔

1.2. قانون کے تحت ریاستی حکومت کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ کسی قانون کے تحت قانونی قواعد یا کسی قانون کی دفعات کے تحت کام کرے۔ ریاستی حکومت مدعا علیہ کو محض اس بنیاد پر غور و فکر کے دائرے سے باہر نہیں رکھ سکتی تھی کہ اس سے منسوب بدسلوکی کے الزامات کی جانچ کے لئے ابتدائی جانچ زیر التوا ہے۔ [149-جی-ایچ؛ 150-اے]

نیو بینک آف انڈیا بمقابلہ این۔ پی۔ سہگل اور دیگر، جے۔ٹی۔ (1991) 1499 پر منحصر تھے۔

1.3. ایک ملازم/ افسر جس کے خلاف ابتدائی انکوائری زیر التوا ہونے یا زیر غور انکوائری کے زیر التوا ہونے کے باوجود ترقی کے لئے غور کیا جانا ضروری ہے، اسے ترقی دے دی جاتی ہے، اگر وہ فٹ پایا جاتا ہے تو، ترقی بدسلوکی کی معافی کے مترادف نہیں ہوگی جو انکوائری کا موضوع ہے۔ [149-ایف]

ڈسٹرکٹ کونسل، امروتی بذریعہ سکریٹری بنام ویتھال ونا ئک باپٹ، اے آئی آر (1941) ناگپور 125 کے ذریعے حوالہ دیا۔

لیبر اینڈ لیبر ریلیشنز (48 ایم جونیئر 2 ڈی 636) اور ایل ۔ ڈبلیو۔ مڈلٹن بمقابلہ ہیری پلے فیئر، اے آئی آر (1925) کیل 87 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 3972 آف 1994۔

1989 کے او۔اے ۔نمبر 492 میں مدھیہ پردیش ایڈمنسٹریٹوٹر یبونل، جبل پور کے 23.4.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ساکیش کمار، چارو سنگھل اور ایس ۔کے ۔اگنی ہوتری۔

جواب دہندگان کے لئے شیوساگر تیواری۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا :

جسٹس وی این کھرے، ۔سال 75-1974 میں، یہاں جواب دہندہ کو ماجگاوان رینج، فاریسٹ سرکل ستنا میں فاریسٹ رینج آفیسر کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔(ایم پی) جب اس پر بدسلوکی کے کچھ کاموں کا ارتکاب کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔نتیجتاً، سال 1976 میں مدعاعلیہ کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لئے ایک ابتدائی انکوائری شروع کی گئی۔ 7 اپریل 1977ء کو مدعاعلیہ کو اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی دے دی گئی جبکہ ابتدائی تحقیقات جاری تھیں۔ایک چارج شیٹ 12.7.1982 کو جاری کی گئی تھی، اور مدعاعلیہ کو اس پر اپنی وضاحت پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ چارج شیٹ میں شامل الزامات سال 1974- 75 سے متعلق ہیں جب مدعاعلیہ ضلع ستنا (مدھیہ پردیش) کے ماجھگاوان رینج میں فاریسٹ رینج آفیسر کے طور پر تعینات تھے۔جانچ کے بعد ریاستی حکومت نے 26 ستمبر 1986 کے ایک حکم کے ذریعے

مدعاعلیہ کو اس کی دو تنخواہوں میں اضافہ روک کر جرمانہ عائد کیا۔ مدعاعلیہ نے مذکورہ حکم کے خلاف اپیل کی، مذکورہ اپیل کے زیر التوا رہنے کے دوران، مدعاعلیہ نے مدھیہ پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل (مختصر طور پر "ٹریبونل") کے سامنے 26 ستمبر، 1986 کے اس حکم کو کالعدم قرار دینے کے لئے اصل درخواست دائر کی جس میں ان کی دو تنخواہوں میں اضافہ روک دیا گیا تھا۔

ٹریبونل کی رائے ہے کہ 1977 میں مدعاعلیہ کو اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی دے کر مدعاعلیہ سے منسوب بدسلوکی کے الزامات کو معاف کر دیا گیا اور اس طرح 26 ستمبر 1986 کے حکم کے ذریعے اس پر عائد جرمانہ دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ ٹریبونل نے ریاستی حکومت کی جانب سے 26 ستمبر 1986 کو جاری کردہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مدعاعلیہ کی درخواست منظور کر لی۔ ٹریبونل کی جانب سے او اے نمبر 492/89 میں 23 اپریل 1993 کو دیے گئے فیصلے اور حکم سے ناراض ریاستی حکومت نے اس عدالت کے سامنے اپیل دائر کی ہے۔

درخواست گزاروں کے وکیل نے زور دیا کہ ماسٹر اینڈ سرونٹ کے عام قانون کے تحت بدسلوکی کی معافی کا اصول لاگو نہیں ہوتا جہاں قانون کے مطابق تقرری کرنے والے اتھارٹی کو کسی ملازم کے خلاف ابتدائی انکوائری زیر التوا ہونے کے باوجود اس کے معاملے پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ملازم کو ترقی کے لئے موزوں پائے جانے کے بعد اعلیٰ عہدے پر ترقی دی جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ دلیل یہ ہے کہ مدعاعلیہ کو اسسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی دے کر اس کے خلاف بدسلوکی کے الزامات کو، جو قانون میں انکوائری کا موضوع ہے، معاف نہیں کیا جا سکتا۔

اس سے پہلے کہ ہم اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی دلیل کی طرف اشارہ کریں، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ مالک اور نوکر کے عام قانون کے تحت بدسلوکی کی معافی کا نظریہ کیا ہے۔ ماسٹر اینڈ سرونٹ کے عام قانون کے تحت آجر کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ غلطی کرنے والے ملازم کو اس کی جانب سے کی جانے والی بدسلوکی کی بنیاد پر سزا دے، لیکن اگر آجر رضاکارانہ طور پر مجرم افسر کو سزا دینے کے لیے کوئی کارروائی نہ کرنے کا انتخاب کرتا ہے تو یہ مالک کی جانب سے بدسلوکی کی مذمت کا معاملہ ہوگا۔ لیبر اینڈ لیبر ریلیشنز میں، [48 ایم جونیئر 2 ڈی 636] - یہ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"636-بدسلوکی کی معافی۔

معافی کا نظریہ آجر کو گمراہ کن طور پر اپنے ملازمین کو کام پر واپس کرنے پر راضی ہونے اور پھر کسی ایسی چیز کے لئے تادیبی کارروائی کرنے سے روکتا ہے جو بظاہر معاف کر دی گئی ہے۔ (پیکرز ہائیڈ ایسو بمقابلہ این ایل آر بی (سی اے بی) 360 ایف 2 ڈی 59)۔تاہم، اس کا ثبوت صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے جب اس بات کے واضح اور پختہ ثبوت موجود ہوں کہ آجر نے مجرم ملازم کو اس کی بدسلوکی کے لئے مکمل طور پر معاف کر دیا ہے اور آجر اور ملازم کے تعلقات کو دوبارہ شروع کرنے پر اتفاق کیا ہے جیسے کوئی بدسلوکی نہیں ہوئی ہو۔[پیکرز ہائیڈ ایسو بمقابلہ این ایل آر بی، (سپرا)] کو چھپاتے ہیں۔

ایل۔ڈبلیو مڈلٹن بمقابلہ ہیری پلے فیئر، اے آئی آر (1925) کیل 87 صفحہ 88 پر اس کا انعقاد اس طرح کیا گیا تھا:

"اگر کوئی مالک یہ جاننے کے بعد کہ اس کا نوکر بدسلوکی کا مرتکب ہوا ہے جس سے برطرفی کا جواز مل جائے گا، پھر بھی وہ اسے اپنی ملازمت میں برقرار رکھنے کا انتخاب کرتا ہے، تو وہ بعد میں اسے اس وجہ سے برطرف نہیں کر سکتا جو اس نے معاف کیا ہے یا معاف کر دیا ہے۔

ضلع کونسل، امروتی میں سکریٹری وی وٹھل ونائک باپٹ، اے آئی آر (1941) ناگپور 125 کے توسط سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ:

"ایک بار جب کسی مالک نے نوکر کی طرف سے کسی بھی بدسلوکی کو معاف کر دیا جس سے برطرفی یا جرمانے کا جواز مل سکتا تھا، تو وہ اس طرح کی معافی کے بعد، اسے معاف کرنے یا اس جرم کے سلسلے میں جرمانہ یا کوئی اور سزا دینے کے حق کا دعوی کرنے کے لئے اپنے انتخاب میں واپس نہیں جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا فیصلوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مالک اور نوکر کے عام قانون کے تحت ایک بار جب آجر کسی ملازم سے منسوب کسی بھی بدسلوکی کو معاف کر دیتا ہے، جس نے اس کی برطرفی یا سزا کو جائز قرار دیا ہے، تو آجر اس طرح کی معافی کے بعد اپنے انتخاب میں نوکر کو معاف کرنے اور سزا دینے کے حق پر زور دینے کے لئے واپس نہیں جا سکتا ہے۔لیکن، فوری معاملے میں غور کرنے کے لئے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا مالک اور نوکر کے عام قانون کے تحت بدسلوکی کی معافی کے نظریے کو سروس میں لاگو کیا جا سکتا ہے جہاں ایک ملازم قانونی قواعد کے تحت چلتا ہے، اور قانون کے تحت آجر کو ترقی کے لئے کسی ملازم کے معاملے پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس کے خلاف ابتدائی انکوائری زیر التوا ہے۔سب سے پہلے جب تقرری کی پیش کش اور قبولیت ہوتی ہے تو ملازم اور حکومت کے درمیان تعلق کنٹریکٹ پر ہو سکتا ہے، لیکن ایک بار جب کسی ملازم کی تقرری ہوتی ہے تو، وہ ایک حیثیت حاصل کرتا ہے، کیونکہ اس کی خدمات کی شرائط کو قانونی قواعد یا ایکٹ کی دفعات کے ذریعہ منظم کیا جاتا ہے۔قانون کے تحت، حکومت کسی ملازم کو صرف اس بنیاد پر ترقی کے لئے غور کے میدان سے خارج کرنے کا جواز نہیں رکھتی ہے کہ کچھ تادیبی کارروائی پر غور کیا جاتا ہے یا اس ملازم سے منسوب بدسلوکی کی جانچ کے لئے کچھ ابتدائی انکوائری زیر التوا ہے۔نیو بینک آف انڈیا بمقابلہ این پی سہگل اور ایک اور جے ٹی (1991) 1499 میں اس عدالت نے یہ فیصلہ اس طرح دیا:

"............محض یہ حقیقت کہ کسی ملازم کے خلاف تادیبی کارروائی پر غور کیا جاتا ہے یا زیر غور ہے، متعلقہ ملازم کو ترقی کے لئے غور نہ کرنے کے لئے اچھی بنیاد نہیں ہے اگر وہ غور کے زون میں ہے اور نہ ہی اگر ملازم کو ترقی کے لئے مناسب سمجھا جاتا ہے تو یہ ترقی سے انکار کرنے کے لئے ایک اچھی بنیاد ہوگی۔

بی۔سی۔چترویدی بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر، [1995] 6 ایس سی سی 749 صفحہ 757 اس عدالت نے درج ذیل فیصلہ دیا:

بینچ نے کہا، 'یہ سچ ہے کہ تادیبی کارروائی زیر التوا ہے، درخواست گزار کو انکم ٹیکس کے اسسٹنٹ کمشنر کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔اس سلسلے میں دو کورسز مجاز اتھارٹی کے لیے کھلے ہیں، یعنی سیل بند کور پروسیجر جس پر عام طور پر عمل کیا جاتا ہے، یا پروموشن، زیر التوا تادیبی کارروائی کے نتیجے سے

مشروط ہے۔ظاہر ہے،مناسب اتھارٹی نے مؤخر الذکر کورس اپنایا اور اپیل کنندہ کو ترقی کا فائدہ دیا۔اس طرح کی کاروائی زیرالتوا تادیبی کارروائی کو منطقی انجام تک پہنچانے میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔مجرم افسر کو حاصل ہونے والا فائدہ یا ترقی مناسب فیصلہ لینے اور غلط کام ثابت ہونے کی نشاندہی کے مطابق حکم جاری کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

ان فیصلوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایک ملازم/ افسر جس کے خلاف ابتدائی انکوائری زیرالتوا ہونے یا اس کے خلاف زیرغور انکوائری زیرالتوا ہونے کے باوجود ترقی کے لیے غور کیا جانا ضروری ہے،اسے ترقی دے دی جاتی ہے،اگر یہ مناسب پایا جاتا ہے،تو اس طرح کی گئی ترقی بدسلوکی کی معافی کے مترادف نہیں ہوگی جو انکوائری کا موضوع ہے۔

موجودہ معاملے میں مدعاعلیہ سے منسوب بدسلوکی سال 1976 میں سامنے آئی جب ابتدائی جانچ کا حکم دیا گیا تھا اور جب جانچ جاری تھی تو ریاستی حکومت کو اسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی کے لئے مدعاعلیہ کے معاملے پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔قانون کے تحت ریاستی حکومت کے پاس پروموشن کے لئے مدعاعلیہ کے معاملے پر غور کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ریاستی حکومت مدعاعلیہ کو صرف اس بنیاد پر غور کے دائرے سے خارج نہیں کرسکتی تھی کہ اس سے منسوب بدسلوکی کے الزامات کی جانچ کے لئے ابتدائی جانچ زیرالتوا ہے۔ایسی صورت حال میں بدسلوکی کی معافی کے نظریے کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا کہ بدسلوکی کے کاموں کو ختم کیا جائے جو ابتدائی تحقیقات کا موضوع تھا۔لہٰذا ہماری رائے ہے کہ مدعاعلیہ کو اسٹنٹ کنزرویٹر آف فاریسٹ کے عہدے پر ترقی دینے کا مطلب اس کے خلاف مبینہ بدسلوکی کی معافی نہیں ہوگی جو ابتدائی تحقیقات کا موضوع تھا۔نتیجتاً ریاستی حکومت کی جانب سے مدعاعلیہ پر عائد کی گئی سزا درست اور قانونی تھی۔اس فیصلے پر ٹربیونل کے ساتھ ساتھ لائی او دھراج سنگھ بمقابلہ مدعاعلیہ کے وکیل نے بھی بھروسہ کیا۔ایم پی،اے آئی آر (1967) ایم پی 284 موجودہ معاملے کے حقائق پر لاگو نہیں ہوتا ہے، کیونکہ اس معاملے میں،آجر کے پاس ملازم کو سزا دینے کا انتخاب کرنے کا اختیار تھا لیکن آجر نے ملازم کو سزا دینے کا انتخاب نہیں کیا اور اس تناظر میں،ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ملازم کے ساتھ ہونے والی بدسلوکی کو معاف کیا گیا تھا۔

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر مدھیہ پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کی جانب سے او اے نمبر 492/89 میں 23 اپریل 1993 کو دیا گیا فیصلہ اور حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور موجودہ اپیل کو منظور کیا جاتا ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

ایس وی کے آئی

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this
document